جلد ۱۰ | [illegible] دو شنبہ ۴ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۹

مقدمة الجیش

تریاق طاعون

اس نام کا ایک مختصر رسالہ مولفہ حکیم ضیاء الدین صاحب ساکن شیر کوٹ ضلع بجنور دفتر عالیہ میں بغرض ریویو وصول ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی بہت معقول ہے۔ اور مولف صاحب نے بغرض فائدہ عام مرض مذکور کی بنا۔ علامات وغیرہ کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اور حفظ ما تقدم کیلئے جو باتیں لازم ہیں انکی بہت خوبی کے ساتھ ہدایت کی ہے۔ اور آخر میں علاج طاعون کے چند مجرب نسخے درج کئے ہیں۔ اس خطرناک زمانہ میں یہ رسالہ ایک اعلیٰ رہبر کا کام دیگا۔ اور چونکہ قیمت بھی بہت تھوڑی ہے اسلئے امیر و غریب سب اسکو خرید سکتے ہیں۔ [illegible] کا [illegible] مختصر رسالہ [illegible] ہماری نظر سے نہیں گذرا تھا

سگ زرد برادر شغال

مرزا جی قادیانی کے کسی گمراہ مرید کا ایک رسالہ مسمی حیرتناک حیرانی دفتر عالیہ میں بغرض ریویو آیا ہے۔ ہم اول سے آخر تک اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں کوئی شک نہیں کہ مرزا جی نے اپنے روحانی کمالات کے دعووں میں جو بیہودہ دعاوی کئے ہیں انکا جواب مصنف رسالہ نے بہت معقول دیا ہے مگر اسکے ساتھ اپنے گرو جی کو انہی روحانی کمالات کا مظہر [illegible] جنکا مظہر مرزا جی ہونے کے خود کو ظاہر کیا تھا۔

ناظرین کو دربار عالیہ سے یہ حکم ہوتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ رسائل کے مطالعہ سے پرہیز کریں۔ اور وہ ذہن گمراہ پر لعنت بھیجیں۔ اگر آپ اس خیال سے ان رسائل کا مطالعہ کرنا چاہیں کہ [illegible] بیہودہ خیالات کی تردید کر کے انہیں گمراہی سے بچا [illegible] [illegible] اہل شق [illegible] درگاہ [illegible]

طلسمی قلمدان

ہندوستان کے تنزل کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی صنعت و حرفت نابود ہو گئی ہے۔ اسکی بدولت غیر قومیں ہندوستان کی دولت اپنے ملک میں سمیٹ لیجاتی ہیں اور پھر بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں۔ میرٹھ سے ڈبلیو [illegible] نے ایک عجیب و غریب قلمدان دفتر عالیہ میں بغرض ریویو بھیجا ہے اور ہمیں بھی اسکا ریویو لکھنا ضروری ہو گیا کیونکہ اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ ہندوستانی ہنر ابھی مرا نہیں ہے اس میں ابھی جان باقی ہے اور اگر ہندوستانی [illegible] توجہ کرینگے تو ممکن ہے کہ اصلی حالت پر آ جائے۔ مگر اس قلمدان کی دلچسپ [illegible] قدر کرنا [illegible] اسکے موجد نے محض اس خیال سے کہ دیسی لوگوں کی آنکھوں میں انگریزی صنعت کا جلوہ سمایا ہوا ہے اور وہ ہماری ایجاد کو قدر کی نظر سے نہ دیکھیں گے یہ قلمدان بہت [illegible] اور [illegible] بنایا ہے اور قیمت [illegible] رکھی ہے [illegible] قلمدان [illegible]

رسی جل گئی پر بل نہ گیا

جاپانیوں نے گو روسی فوج کی بہت بری طرح خبر لے ڈالی اور متواتر شکستوں سے ثابت کر دیا کہ روسی فوج جسقدر چاہے زور لگائے جاپانیوں کے اعلیٰ انتظام جنگ اور قومی جوش کے مقابلے میں کوئی ہستی نہیں۔ مگر روسیوں کو ابتک اس امر کے تسلیم کرنے میں پس و پیش ہے۔ اور انکا یہ خیال ہے کہ جاپانیوں کی یہ فتوحات ہماری خوبی کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں مثل مشہور ہے بھیڑ کی لات ٹخنوں تک۔ جاپانیوں کو ابتدا سے جنگ سے ابتک تو ہی فتح حاصل ہوئی ہے مگر اس طول طویل لڑائی نے اونکی قوت اور خزانہ کی حالت پر جو خطرناک اثر پیدا کیا ہے اوسے انکا دل ہی خوب جانتا ہے۔ روس بھی بڑا جہاندیدہ تجربہ کار شخص ہے اوسے یقین ہے کہ گو ہماری فوجوں نے جنگ سخت بیدلی اور ناکارہ پن کا ثبوت دیا ہے لیکن تاہم اس قدر اس سلطنت کے انتظام میں ہمت ہار دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کبتک ہمارے مقابلے کی تاب لائینگی۔ آخر جب خزانہ خالی ہوگا اور کہیں سے قرض ملنے کی امید نرہیگی تو اونکا سارا غرور ناک کے رستے جھڑ جائیگا اور یہ خود ہمسے صلح کی درخواست کرینگے فی الحال فتح کی خوشی اور جوش میں انہیں اپنی نازک حالت کا خیال نہیں آیا ہے اور اسلیے بہت بڑھ بڑھکر باتیں بنا رہا ہے اور ایسی ایسی نیز بھی شرائط صلح پیش کی ہیں جنہیں ہماری غیرت ہرگز منظور نہیں کر سکتی ہمنے پریسیڈنٹ روزولٹ سے صلح کا ارادہ تو ظاہر کیا ہے مگر جاپانیوں کو یقین کر لینا چاہیے کہ صلح اوسوقت ہو سکیگی جب جاپان بھی کسی ملک یا تاوان جنگ وصول کرنے سے مایوس ہوگا

روس کی ملکی اصلاحیں

معلوم رعایائے روس نے بہت ہی اچھا موقع دیکھکر علم بغاوت بلند کیا تھا اونہیں یقین تھا کہ یہ ظالم بادشاہ بیشک مجبور ہوگا اور اسوقت تک ہرگز ہماری شکایتوں کی طرف توجہ نکریگا اور اسیسے ہم ابتک صبر کئے ہوئے بیٹھے تھے پہلے بھی اونہوں نے واجبی طور پر کئی مرتبہ اپنی شکایتیں گورنمنٹ کے گوش گذار کیں مگر خود مختار شاہ روس اپنے معاملات میں کسی کی دخل اندازی کو پسند نہیں کرتا تھا اور وہ یہی چاہتا تھا کہ ہم رعایا پہ جو ستم کریں رعایا سر تسلیم خم کرکے قبول کرنا چاہیے۔ روسی رعایا جب سیدھی انگلیوں گھی نکلنے سے مایوس ہو گئی تو اوسکے دماغ میں آتش بغاوت مشتعل ہو گئی مگر اسکا اظہار غیر مناسب تھا۔ کہ زار سا ظالم حکمران انکی بغاوت کو ٹڈی پیر جس سے زیادہ نہ کرتا اور باغی افسران کو بہت ہی بیدردانہ سزائیں دیتا اسلیے وجہ سے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ چون کرے بیچارے بے خبر درویش بیجان درویش ہیکر خاموش تھے جاپان کی لڑائی چھڑ گئی تو رعایا کا خیال ہوا کہ ہماری مخالفت کے اظہار کا یہی موقع ہے کیونکہ زار اس لڑائی میں اسقدر مجبور رہا ہے کہ ہم آسانی سے اوسپر دباؤ ڈالکر اپنا کام نکال سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دو طرفہ مار سے زار روس کا بہکا ہوا دماغ ٹھکانے پر آگیا اور گو پہلے تو وہ رعایا کی ملکی امید پر عمل کرنے سے انکار کرتا رہا۔ آخر جب دیکھا کہ میری بگڑی حالت نے انہیں شیر کر دیا ہے اور جبتک انکی مراد بر نہ آئیگی یہ پیچھا نہ چھوڑینگے تو مجبوری کی لگام رعایا کی بات پر غور کرنا منظور کر لیا اور انتخاب نمائندگان کے متعلق وکلاء رعایا کی طرف سے جو تجویزیں پیش کی گئی تھیں اونہیں پسند کیا۔ ظالم اور بیرحم بادشاہ کی طرف سے تنگ آئے ہیں جیسی رعایا نے دستور حاصل کی ہے

باغیان کریٹ کا علاج

پرنس جارج نے تو اس خیال سے شہر میں شورش برپا کر دی تھی کہ اسی بہانے دول یورپ کو خیال پیدا ہوگا کہ جبتک یہ علاقہ ترکی ماتحتی میں ہے اوس وقت تک اسمیں کامل امن نہیں ہو سکتا۔ اور کریٹ ہمیشہ کے لیے پرنس جارج کے حوالہ کر دینا ہے۔ دول یورپ پہلے ہی بھی ہوائی تجویز کر لی تھی پرنس کی یہ ترکیب بہت ہی نا معقول ہے اور اس سے ہم کسی طرح ہمدردی کرنے کے مستحق نہیں ہو سکتے گھر بیٹھے بھیجنے کی بات۔ کہنے کے لیے یہ ارادہ کر لیا کہ کوشش تو کریں کہ اس ترکیب سے کام نکلتا ہے یا نہیں مگر ترکی سلطنت کی تیوری بدلے ہوئے دیکھکر تمام یورپین طاقتیں چونک پڑیں اور دولت جواب دیا کہ باغیوں کو ہتھیار رکھدینے کا حکم دیا جائے۔ باغیوں کا تو دماغ بگڑا ہوا تھا اونہوں نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا۔ اور دول یورپ نے مارشل لا کے اجرا کا حکم دیدیا۔ اب پرنس جارج بیچارہ سخت پیچ و تاب میں ہیں کہ کیا کیا جائے۔ انہیں کے بہتر ہے تو باغیوں نے سر اوٹھایا تھا مخالف ہیں ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خود شاہزادہ صاحب ہمارے حامی ہیں تو ہمیں کیا اندیشہ ہے جتنا باہر جس غرض سے اوٹھائے ہیں اوسے پورا کرینگے ہتھیار رکھینگے۔ بیوقوف ناتجربہ کار یونانی شہزادہ یہ حماقت ہرگز نکرتا اگر وہ سمجھ لیتا کہ جب طاقتیں متفق ہو کر ترکی پر دباؤ ڈالیں گی تو اکیلی سلطنت کر ہی کیا سکتی ہے گو وہ ناتجربہ کار ترکی قوت کا اندازہ نکر سکا۔ یورپین طاقتیں بھی بہانہ دیں۔ وہ سوچ لیں کہ باتیں ہیں اگر موقت دیکھ بہری بیٹھی ہے اسوقت دیر جنیرا بہنچا کہ چپکے کر چکے ہے اسلیے رہ گئی دوبارہ اوسکے اور یونانی شہزادہ کو سے

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست

بعض حکام کی بے اعتدالیوں نے ہماری گورنمنٹ کو اسقدر بدنام کر دیا ہے کہ اکثر اخبارات تمام گورنمنٹ کی سختی پر نکتہ چینیاں کرتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ اکثر محکموں میں حکام گورنمنٹ کی طرف سے ایسی ایسی بدعملیاں ظاہر ہوتی ہیں کہ عوام کی شکایت کسیطرح بیجا تصور نہیں کیجا سکتی اور جب گورنمنٹ کی جانب سے انکی بیجا کارروائیوں کے انسداد میں بہت ہی غفلت سے کام لیا جاتا ہے تو لوگوں کو گورنمنٹ پر اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را اسلئے نیکدل اور فیاض حکام بھی اس لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ مگر یہیں نہیں ہو جاتا ہے کہ سبکو ایک ہی لاٹھی سے ہانکیں اسلئے کہ پانچ انگشت یکسان نخود ایسے بھی بہت حکام ہیں جنہیں رعایا کی بہبودی ہمیشہ مدنظر رہتی ہے۔ اور وہ بیکسوں کو نظر نفرت سے نہیں دیکھتے اون میں انسانی ہمدردی کا مادہ ہوتا ہے اور بڑی دلسوزی سے اپنے محکوموں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ اسکی نظیر میں ہم ایک تازہ واقعہ پیش کرتے ہیں جس میں [illegible] کے مجسٹریٹ مسٹر کار نے اپنے بنگلہ کے مالی کی بیہوشی سے متاثر ہو کر کسقدر جفاکشی سے کام لیا اور بذات خود تکلیف گوارا کر کے ڈاکٹر کو بلا کے اوس غریب کی جان بچائی۔ ڈاکٹر کی یہ رائے ہے کہ اگر اطلاع میں ۵ منٹ دیر ہو جاتی تو اسکا بچنا مشکل تھا اور اگر اسوقت مجسٹریٹ صاحب دوڑ دھوپ نہ کرتے تو غریب کی جان پر بن آتی مجسٹریٹ صاحب نے اپنی انسانی ہمدردی کا ثبوت دیا اور شہرت دیا

لارڈ کرزن بتصویر ہیں

ممبران پارلیمنٹ کی بعض بحثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معزز ویسرائے سابق لارڈ کرزن بہادر کا ستارہ گردش میں آیا ہوا ہے جسطرح ہندوستانی ان کے ہاتھ دھو کر انکی بدنامی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اوسیطرح انگلینڈ والے بھی انکی بدمزاجی سے بہت متنفر ہو گئے ہیں اور انکی غرور و نخوت [illegible] ہیں اور لارڈ کرزن اور کچنر کی مخالفت کے معاملہ میں بھی لارڈ کچنر کی طرفداری کی اور جب گورنمنٹ نے لارڈ کرزن کی بےبسی پر رحم کھا کر انکی چند معمولی شرطوں کو منظور کر لیا۔ اور مسٹر براڈرک صاحب بطور اظہار وفاداری کے بطور پر مسرت ظاہر کی تو بھی پارلیمنٹ والے جامے سے باہر ہو گئے ہیں لارڈ کرزن کے معصومانہ صاف فقروں کی کھینچ تان کر بھی ایسی تاویلیں کیں کہ خلاف طور پر اور غیر مہذبانی کا الزام لگایا۔ انگلینڈ کے اخباروں نے اور بیراؤ غانچہ چڑھائے کہ گورنمنٹ کو بھی انکی حالت پر رحم آیا۔ اور مسٹر براڈرک نے اجلاس پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ اب اس معاملہ پر خاک ڈالنا چاہئے لارڈ صاحب نے جو کچھ کیا ہے اوسے محض اونکی وفاداری پر محمول کر کے اوس سے درگذر کرنا چاہئے مجھ انکی تقریر کے ہر فقرہ کو اچھی طرح فہرست دیکھا۔ اور اوس میں کوئی بات وفاداری کے خلاف نہیں پائی جاتی ہے بعض مخالفین کی رنگ آمیزیاں تھیں جنہوں نے ارکان کو لارڈ صاحب کی طرف سے بدظن کر دیا تھا۔ ورنہ وہ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ ہیں انہوں نے صرف طور پر یہ الفاظ بیان کئے تھے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو پالیسی قایم کی ہے۔ وہ چاہے میری طبیعت کے خلاف ہو مگر میں وفاداری کے ساتھ اوسے انجام دونگا۔

صلح ہرگز نہیں ہو سکتی

زار روس پریزیڈنٹ روزویلٹ کو یقین دلا رہا ہے کہ میری یہ نیت ہرگز نہیں کہ گفتگوئے صلح کو مذاق میں اڑا دوں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ مجھمیں ابتک دم خم باقی ہے۔ اور میرے بہادر سپاہی کھوئی ہوئی عزت کو حاصل کرنے میں جان لڑانے کو تیار ہیں مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ بیخوف لڑائی طول پکڑے۔ اسلئے اگر صلح ہو سکتی ہے تو مجھے اسمیں کوئی عذر نہیں اور میری دلی خواہش یہی ہے کہ صلح ہو جائے اس یقین دلانے والے فقرہ کو صحیح مان کر پریسیڈنٹ روزویلٹ نے تکمیل صلح میں اور مستعدی سے کام لینا شروع کر دیا مگر روس کی طرف سے صلح کے لئے جو افسر مقرر ہوا ہے اسکی طرز تقریر سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ صلح ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وکلائے صلح کے ایک اعلیٰ افسر نے اپنے عہدہ سے استعفا داخل کر دیا کہ وہ یقینی تیار نہیں تکمیل صلح سے اپنی گورنمنٹ کو ہرگز خوش نہیں کر سکتے۔ اسکے مستعفی ہونیکے بعد وہ چار منتخب کیے مگر سبنے انکار کر دیا۔ آخر ایم ڈی وٹ نے بہت پس و پیش کے بعد اس عہدہ کو مجبوری منظور کیا مگر اونسنے پہلی ہی تقریر میں ظاہر کر دیا کہ خواہ مخواہ وقت ضایع کرنے سے کیا حاصل اگر جاپان کا دماغ فتوحات سے بہک گیا تو روس بھی ایسا گیا گذرا نہیں ہے جو ذلت کے ساتھ صلح کرنے پر مجبور ہو۔ رعایا کے ایک ڈپوٹیشن سے جو انہیں ملنے آیا صاف طور پر کہدیا کہ رعایا مطمئن رہے کہ میں کسی قسم کی ذلیل شرائط منظور نہیں کر سکتا۔ جب دونو طرف یہی حال ہے تو مجھے یقین ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ صلح کی گفتگو جاری نہیں رہ سکتی جاپانی شرائط بہت ہی بڑی سخت ہیں اور اوسمیں رعایتیں ہونیکی

خلیفۃ المسلمین کا استقلال

تار خبر سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلطان المعظم جب حاضرین سے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک گولا قریب ہی آ کے پھٹا جس سے ۲۶ آدمی فوراً ہلاک ہوئے۔ ستاون سخت مجروح ہوئے۔ اور قریب ۲۵ گھوڑے بھی مر گئے۔ مگر لوگوں نے اچھی طرح دیکھا کہ خلیفۃ المسلمین کی تیوری پر ذرا بھی بل نہ آیا۔ کسی قسم کا ہراس یا خوف چہرہ مبارک سے معلوم نہ ہوتا تھا بالکل اسی طرح لوگوں کی سلامی لیتے ہوئے سواری پر جا بیٹھے گویا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ بعض بد بین حاسد انگریزی اخبار ہمیشہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں اور ہمیشہ اس قسم کا جھوٹ لگایا کرتے ہیں کہ سلطان کو اپنی جان کا بڑا ہی خوف ہے۔ شدت خوف کی وجہ سے وہ نہ کسی وزیر پر اعتماد کرتے ہیں نہ انکو کسی امیر پر بھروسہ ہے۔ اسی اندیشہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ ایک کمرے میں سوتے ہیں تو صبح دوسرے کمرے میں پائے جاتے ہیں۔ ان کمینوں سے کوئی پوچھے کہ ڈرپوک بزدل ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ سامنے گولا کے پھٹنے سے چھبیس آدمی فوراً ہلاک ہو جائیں۔ ستاون سامنے تڑپ رہے ہوں اور پھر کسی قسم کا ہراس نہ ہو۔ چہرے یا عادات سے کوئی علامت خوف کی نہ معلوم ہو گفتگو میں اسکا پتہ بھی نہ لگے کہ کوئی واقعہ بھی ہوا تھا یا نہیں۔ معمولی مراسم میں بال برابر فرق نہ آئے۔ بعض انگریز سپہ سالاروں کو دیکھا نہیں تو ان کی کیفیت سنی ہے کہ میدان جنگ میں نہ حریف مقابل رہے نہ لڑائی شروع ہے مگر اتفاق سے برتن کے کھڑکنے کی آواز آئی اور ادھر انہوں نے مقابلہ کیلئے نہیں بلکہ دوڑ کے بھاگنا شروع کیا اور پھر دیکھا کہ بغیر جن کھوڑے تیلوں نکل جا سکی ہے اسے

بمبئی والوں کی دینی حمیت

جیسے سلطان المعظم کے اوس آفت ناگہانی سے بچ جانے کی خبر بمبئی میں پہنچی ہے بمبئی کے مسلمانوں نے زمین سر پر اٹھا لی ہے اور اپنے نہ دینے والے جوش اور نہ تھکنے والی ہمت سے ثابت کر دکھایا کہ گو وہ نماز نہیں پڑھتے۔ رمضان میں لال پردہ کی آڑ میں دن کو سحری کھایا کرتے ہیں زکوٰۃ سے سروکار نہیں رکھتے۔ ایک دفعہ حج کر کے عمر بھر کی چھٹی حاصل کر لیتے ہیں۔ مسجدوں کے بدلے بیر روم آباد کرتے ہیں مگر اون کے دلوں میں دین کی حمیت ہے دین کا جوش ہے اسلام کی ہمدردی ہے۔ بڑی توندوالوں کی طرح صرف زبانی جمع خرچ نہیں کرتے خانبہادروں اور خان صاحبوں کی طرح فقط باتیں نہیں بناتے بلکہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کر دکھاتے ہیں۔ سلطان المعظم کی سلامتی کی خوشی میں ہر گلی کوچے میں مولود شریف کی مجلسیں ہوئیں اور جمعہ کے روز تو ایک عجیب جلسے کا سماں تھا ہر مسجد میں سلطان کی عمر کی درازی اور اون کے اقبال و ملک کی ترقی کی دعائیں مانگی جاتی تھیں منارے کی مسجد میں تو سفیر سلطانی بھی موجود تھے خطیب وعظ کہہ رہے تھے اور دعائیں مانگتے تھے مسلمان آمین کہہ رہے تھے فرشتے دعاؤں کے پارسل لیکر حضور خداوندی میں پہنچا رہے تھے۔ حاجی احمد زکریا پٹیل کے یتیم خانہ میں بڑی دھوم کا جلسہ ہوا جہاں [illegible] ہوئیں اور سلطان کی خدمت میں تار بھیجے گئے۔ قاسم علی جیوا بھائی نے نورباغ میں ایک شاہانہ ڈنر پارٹی دی جس میں سنی اور شیعہ اور ہر فرقہ کے ممتاز لوگ موجود تھے اخیر میں سفیر سلطانی نے بڑی عاقلانہ اسپیچ دی پھر لوگوں نے بڑی لذیذ اور خوش ذائقہ کھانا کھایا انجمن اسلام بمبئی نے بھی جلسہ کر کے پیشگی مبارکباد کا ایک

ایک زبردست مصری عالم کا انتقال

۱۱ جولائی کا دن بھی سخت منحوس دن تھا جس روز فاضل اجل علامہ اکمل حضرت شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصر نے جان آفرین کو جان شیریں سپرد کر دی مفتی مرحوم نے اپنی اصلاحوں سے مصر میں ہلچل ڈالدی تھی مصر کے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے میں ہر طرح سے کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھا تھا۔ مدرسہ جامع ازہر کی اصلاح کا ایسا اچھا نقشہ کھینچا تھا کہ اگر وہ پورا ہو جاتا تو جامع ازہر کے طلبا ایک انقلاب عظیم دنیا میں پیدا کر دیتے اور خود مصر کی کایا پلٹ ہو جاتی مگر بعض گدھا کی آنکھ والوں نے مفتی مرحوم کی باتوں کو آڑے لیا۔ اور خدیو مصر کو الٹی سیدھی پڑھائی اور بھولے خدیو نے خود غرضوں کی باتوں میں آ کے یہ کہدیا کہ جامع ازہر میں اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں وہ اپنی اصلی حالت پر بدستور قائم رہیگا۔ مفتی مرحوم نے اس سے رنجیدہ ہو کر اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا تھا اسلامی دنیا نے اس استعفا پر کمیقدر افسوس ظاہر کر کے یہ خوش آئند امیدیں ظاہر کی تھیں کہ مفتی صاحب کو اب فرصت میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق نہایت کارآمد اور مفید کتابیں تصنیف کرنے کا موقع ملیگا اور مسلمانوں کو اون کی عجیب و غریب تصنیفات سے بہت بڑا فائدہ پہونچیگا مگر افسوس ہے کہ تمام امیدوں کا خون ہو گیا مفتی صاحب مرحوم کی قابلیت کا شہرہ نہ فقط مصر اور ممالک عثمانیہ میں تھا بلکہ ہندوستان اور یورپ میں بھی لوگ عزت کی وقعت سے دیکھتے تھے مفتی مرحوم مصر کی گورنمنٹ کے ایک زبردست رکن مانے جاتے تھے اور مصر کی تمام رعایا آپکو اپنا مقتدا اور پیشوا مانتی تھی نہایت رنج کی بات ہے کہ دینی علوم کے ایسے قدر کے زمانہ میں جبکہ

شہنشاہ اکبر کی یادگار

بعض حضرات ہنود اب مسلمانون کو اس ڈھرے پر لگا رہے ہین کہ جس طرح ہندوؤن نے قدرت کے کچھ آگے مرہٹون کی سلطنت کے بانی سیواجی کی یادگار قایم کی ہے اسیطرح مسلمان بھی اپنے عادل نیکدل غیر متعصب شہنشاہ اکبر کی یادگار قایم کرین اسلئے کہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہون مین اکبر ایسا بادشاہ تھا جسنے اپنے زمانۂ فرمانروائی مین کبھی تعصب مذہبی کو دخل نہین دیا۔ جسنے بلکہ اور بکری کو ایک گھاٹ پر پانی پلایا۔ جسنے ہندوؤن کی رسوم کی ایسی ہی وقعت کی جیسی وہ اپنے مذہب کی کرتا تھا جسنے ہندوؤن کی تالیف قلوب کے لئے وہ وہ ہندی رسمین اختیار کین کہ مسلمان اسکو لامذہب سمجھنے لگے۔ اور ہندوؤن کو اسکے اوتار ہونے کا یقین ہوا۔ غرضکہ اکبر ہی ایک ایسا مسلمان بادشاہ ہوا ہے جسکی مسلمان اور ہندو دونون وقعت اور عزت کرتے ہین۔ اسیلئے ہندو چاہتے ہین کہ مسلمان بھی اگر اس بادشاہ کی یادگار قایم کرین اور سالانہ یہ تہوار منایا کرین تو ہندوؤن کو بھی اسمین بلا تامل شریک ہونے کا موقع ملیگا۔ حضرات ہنود یہ بھی کہتے ہین۔ کہ ایسی یادگار کے قایم کرنے سے چند در چند قومی اور ملکی فوائد ہین۔ اور سب سے بڑا نفع یہ ہے کہ ہندوستانیون کے ایسے ادبار کے زمانہ مین جبکہ نفاق اور پھوٹ نے بالکل بربادی اور تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے۔ باہمی اتفاق کی بڑی ضرورت ہے۔ اور یہ فرضی اتفاق بلکہ ملکی اتفاق کی غرض جسکے ہونے سے [illegible] بربادی کا سامان دیکھ رہے ہین شہنشاہ اکبر کی یادگار قایم کرنے سے ہندو اور مسلمانون [illegible]

اپنے اپنے خیالات

ظاہر کرنے کا۔ اپنے مضمون کو ختم کرنے کا۔ اور باہمی بہبودی کی تجویزین سوچنے کا بہت عمدہ موقع ملیگا۔

مسلمانون مین اس امر پر اختلاف ہو رہا ہے۔ بعضے تو ہندوؤن کی رائے سے اتفاق کرتے ہین۔ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ یہ بات کانگریس والون نے نکالی ہے چونکہ مسلمان کانگریس سے بھڑکتے ہین۔ تو مسلمانون کو پھانسنے کا یہ دوسرا پہلو اختیار کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ غدر مین کارتوس پر بگڑنے تو ہندو۔ مسلمانون نے بیوقوفی سے ساتھ دیا۔ اور مسلمان بالکل پس گئے۔ دوسرا یہ کہ ہندوستان مین ہندو مسلمانون کا ساتھ ایک مدت سے ہے۔ اب تک مسلمانون نے ہندوؤن کا ساتھ دینے سے کیا نفع اوٹھایا جو آگے کی امید رکھین۔ ہندو اب بھی مسلمانون کو ویسا ہی اچھا سمجھتے ہین جیسا پہلے سمجھتے تھے ہر محکمہ مین ہر ہنگامے مین دیکھا جاتا ہے کہ ہندو مسلمانون کو نقصان پہنچانے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتے۔ اردو ناگری کا رونا ابھی چلا ہی جا رہا ہے اسکے سوا ہندوؤن نے سیواجی کی یادگار قایم کرکے اپنے آپکو سرکار کی نظرون مین مشکوک بنا لیا اور یادگار کا نتیجہ تلک ساہوکار کی گرفتاری۔ تلک کا قید ہونا۔ اور [illegible] مضمون جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے اب مجکو بھی ویسی ہی ڈھرے پر لگا کے اپنی حالت پر پہونچانا چاہتے ہین ع

مین تو ڈوبا ہون مگر تجکو بھی لیکر ڈوبونگا

ڈاکٹر لنشی کانت

ڈاکٹر لنشی کانت جسنے حیدرآباد مین دین اسلام قبول کیا تھا سنا ہے کہ پھر عیسویت کی طرف مایل معلوم ہوتا ہے۔ اور اسکی وجہ غریب بیچارہ حیدرآباد کے مسلمانون نے اوسکی خبر نہ لی۔ گو معتبر طور پر یہ خبر ابھی نہین پہنچی ہے اور ابھی مشتبہ ہے کچھ کہا نہین جا سکتا۔ تاہم بڑے تعجب سے ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی غیر مسلم اسلام اختیار کرتا ہے تو بعض مسلمان تل کا پہاڑ بنا دیتے ہین اور ایسی فضول باتون مین حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہین گویا اسلام اسکی شرکت کا محتاج تھا اور مسلمان اوسکے اسلام و نیکے آرزومند تھے جب ایک شخص اسلام اسلئے لاتا ہے کہ اوسکی عاقبت درست ہو نہ اسلئے کہ ہندوؤن کو چھوڑ کر صاحب قدرت خدا کیطرف رجوع کرتا ہے تو جو کچھ کرتا ہے وہ اپنے بھلے کے لئے کرتا ہے۔ اسمین نہ وہ کسی پر احسان کرتا ہے اور نہ کسیکو کچھ دیتا ہے۔ خوشی ہے تو صرف اتنی کہ ایک بھولا بھٹکا گمراہ شخص راہ پر لگ گیا مگر یہ خوشی ایسی نہین ہے جسکے لئے ڈھول بجائے جائین اور چوتڑ پیٹے جائین۔ ایسی بیہودہ اور فضول باتون سے اسلام کا ضعف اور مسلمانون کی کمظرفی ثابت ہوتی ہے۔ حالانکہ اسلام کے مواج اور ذخار دریا مین ایک دو بوند پڑنے سے وہ اوبل نہین جاتا جسکا [illegible] سرچشمۂ اسلام سے سیراب ہو اور پھر بھی تشنہ [illegible] کہلائے۔ اسلام کو دنیا ہی پر جانتین لا اکراہ فی الدین اور پھر ایسے مطلب پرست جو کسی غرض سے مسلمان ہون بر خلاف [illegible] اسلام کے نکتۂ [illegible] جو مسلمان ہو کر اپنے آپکو لا اکراہ [illegible] سمجھ لین۔ اور یہ چاہین کہ [illegible]

[illegible]

معرکہ آرائی

سایہ ہو جسکے سر پہ غفور الرحیم کا
پھر خوف اوسکو کب رقیب پلید سے

پیارے مرغی ہضم پنچ۔ لاتا منشائی ڈالا ہاتھ۔
مزاج شریف تو آپکا ضرور سیٹ کے سر پر چڑھا ہوگا
لگے ہاتھ اوکہ بھی خوشنودی کے گھوڑے پر سوار
ہو جائیے لندن شریف سے گرماگرم تار کٹ کٹے
گرجا آیا کہ جسکے پہونچتے ہی شہر میں کھٹ
پٹ مچ گئی۔ القصہ دلیری۔ ینگ ٹرکش
پارٹی کے بعض ممبر خفگی کے پند پریں نے اعلیحضرت
خلیفۃ المسلمین سلطان البرین و البحرین۔ خادم
الحرمین الشریفین غازی سلطان عبد الحمید خان
ثانی ظل سبحانی پر عین موقع خوشی میں بم کا
گولہ چھوڑا۔ اونکی کمبخت پاجی کہ لیے کی بھاجی
نے یہ سمجھا ہوگا۔ کہ میں اپنی شرارت میں کامیاب
ہو جاؤنگا۔ مگر اوس شیم پہ باطن قضا کی جھنیلے
سے یہ پوچھا جائے کہ چند عرصہ پیشتر جسنے
حرامزادوں نے شرارت کرکے کیا پھل پایا۔
جو تو پھل پائیگا۔ ارے وہ تو گنتی کے گرفتاری
کے بعد یہ یون ہی لپیٹ کر دریا برد کر دئے
گئے اور اس بدبخت کو گرفتاری کے بعد توپ
میں ٹھونس دینا چاہیے۔ اور جسنے جسیم بم
کا گولہ اپنی تیز رفتاری سے چکر کھاتا ہوا آیا
مگر ظل سبحانی کا رعب دار چہرہ دیکھتے ہی آ کر
قدموس ہوا۔ اور سو ڈادا ٹرکی کچھوے کی طرح
ٹھنڈا ہو گیا۔ بھلا اوس گردہ آتشی بجوگی کیا
مجال تھی جو ایسی بارگاہ عالیجاہ میں بے ادبی
کرتا۔ ہان چند جان نثاروں نے نقد جان
تصدق کر ڈالا۔ اللہ غریق رحمت فرمائے۔ مگر
واہ رے بخت۔ مردانہ کہ اتنا حادثہ جانکاہ کو
گذرتے ہوئے بھی ہمارے جہاندار رستم زمان
شجیع دوران کے آہنی دل عنان۔ سبح و دل کا
نہ آیا۔ ہمت اسکو کہتے ہین۔ بلکہ بخوشی خاص
محل میں تشریف لاکے جشن خوشی منایا۔ خوشیان
منا کر مواقفون کو خوش کر دیا۔ اور مخالفون
کی توندین نار سقر سے بھر دیا۔ کیون جی اتابک کوئی
عزرائیلی گیدڑ ترکی شیرون کے پنجے مین پھنسا
یا نہین۔ مسٹر پنچ عنقریب ہے کہ تمام جماعت
کی جماعت گرفتار ہو کر واجبی سزا کی مستحق
ہوگی۔ بھلا جناب سلطان المعظم کیون ان
بدبختون کا پورا انتظام نہین کرتے کہ خس
کم جہان پاک۔ تمام خدشہ مٹ جائے۔
ارے حضرت کچھ ہمارے آقائے نامدار ایسے
بزدلے تھوڑے ہین جو ایسون سے ڈر
جائین۔ سنا نہین کہ اتنا حادثہ ہو جانے
بھی آپ معمول سے زیادہ خوش و بشاش
نظر آتے تھے۔ الٰہی بحرمت نبی کریم صلعم
حامی دین مبین خلیفۃ المسلمین کو تاقیامت
شاد و آباد رکھ۔ اور مخالفون کو ذلیل و
خوار اور برباد رکھ۔ بمبئی مین تمام مسجدون
مین ترقی عمر اور حادثہ سے محفوظ رہنے
پر دعائیہ جلسے ہوئے۔ اسلیے اودھ پنچ بھی
دعا کرتے ہین۔ اور مبارکبادی کشتی میں

مخمس

سر پہ آرائی ترکستان کی شادی مبارک ہو
امیر المومنین کے جانکی شادی مبارک ہو
قیام قوت ایمان کی شادی مبارک ہو
نشان نصرت سلطان کی شادی مبارک ہو
عدوئے دین پیغمبر کی بربادی مبارک ہو

اگر جناب اون مرتعیرون کو مجھے تو فرمائیے
پاجی کو پکڑ کے زنجیرون مین جکڑ کے جیتے جی
کی پھانسی پر لٹکا دیجئے۔ اور گوناٹ مین بند
کرکے توپخانہ کے حوالے کر دیجئے۔ پھر چیختی چلاتی

بقلم

بلندی پر رہے تا حشر یہ ترکش فلک اپنا
نہ ہو مغلوب تا دور قیامت دین پاک اپنا

لاف

پنچ غلام دغ ۱- آزاد از محالم

جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے

پیارے گرگ باز خان میان پنچ بہادر بیت
کہیے مزاج مبارک کی کھوپڑی کیسی ہے۔ مین
آج یہ الٹی مزاج پرسی کیسی۔ کہین مٹی تو
نہین بن گئے۔ مزاج مبارک کی کھوپڑی کے
کیا معنے۔ اوریان اسکا مطلب ہے مطبل اور
اصطبل کیا بلا ہے۔ کہین قادیان کی سیر تو
نہین کر آئے۔ توبہ کرو۔ خدا اس بلا سے بچا کر
کیکو نہ لیجائے۔ ہان سنو۔ مطلب مزاج
شریف سے ہے اضافت بیانی کی ایک قسم سے
تصور کیجئے۔ خیر یہی سہی۔ مگر حرف مطلب بھی
زبان پر لاؤگے یا یونہی بکتے رہوگے۔ ورنہ
سیدھا ڈنڈا سنبھال کر طلبین کی گردان
گردانے لگا۔ پنچ خان۔ ارے توبہ پنچ بہادر
خان۔ اسلئے تو اودھ دربار عالی مین
آسن جمائے سکندری دیوار کی طرح اڑے
ہوئے ہین۔ ارے کچھ سنا بھی یا ابھی پینک ہی
مین ہو۔ کیا سنا کچھ کہئے تو کاہے یا یون ہی
دماغ کے کیڑے حلق خریف مین اتارو گے
اجی حضرت ایک بڑی اونچی رہائی ہے۔
اجمیر وہ کہاں تک ہی کہ اودھ خبر بس ہندوستان پر

فوجکشی کرنے لگا ہے۔ اسکا جواب یا فی بہادرون نے امریکہ کو مرنگال دیا ہے۔ یا پیرزبان سنہ پر کوئی ہیہ یہ ٹیکس یاری ہونیوالا ہے۔ تو یہ تم ہی زرسے بیدل ہے کے بودم ہو سنبھلا خرس روس کی کیا مجال ہے کہ انگلشی مدبرون کے بجتے جی انڈیا پر نگاہ کرے۔ دانت کھٹے ہو جائینگے۔ اور لارڈ کرزن بہادر تیلون سے باہر۔ ان دقیانوسی جھگڑون کو تم ترک کیجئے پر گورنمنٹ کا ذکر کرتا ہے تو بسم اللہ۔ اچھا اول خالق اکبر کی جناب مین زانو ٹیک کر حضرت سلطان المعظم کی سلامتی اور ترقی عمر کی تہ دل سے دعا کیجئے۔ بمبئی یہ تو ہر وقت ہر مسلمان کے دل و زبان پر ہوتا ہے کہ پروردگار عالم حضرت کو روز قیامت تک روز بروز زیادہ زندہ رکھے سنئے از روئے فحوائے کلام وسیاق مضمون و مفہوم سخن یا یون مانئے کہین تبدیلی کی ہوا تو نہین لگی جو ساری قاموس بیٹھی اگلنے لگے۔ خدا حسب الفاظ مین ارشاد کیجئے بگڑ مدینہ یا بی تو۔ پاگل الدور کہین مسٹر گلیڈسٹون کی روح تو بدن مین حلول نہین کر گئی یا کوئی گورنمنٹ کا ہے جو کچھ بیچ کہتے ہوئے نرا آدم پر مطلب ہمارے خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم خلداللہ ملکہ کی فکر صائب اور تدبیر روشن کے صدقے سلطنت ترکی نے میدان ترقی مین قدم رکھا اور اسکے انجر پنجر جو ڈھیلے ہو گئے تھے آپکی بدولت سب پھر سست ہو گئے لیکن اسکا یہ عروج حاسدوں کو ایک آنکھ نہین بھایا اور اسکے آفتاب اقبال نے دشمنون کی آنکھ کو خیرہ کر دیا۔ خرس لندن پیشہ سے ادوھار کھائے اس سلطنت کے پیچھے تو دھرنے پڑے ہیں۔ جیا امون بھانجے بھتیجے یا جان کا مال جان کر دانت لگائی

بیٹھے تھے۔ اور آئے دن نیا الزام اسکے سر تھوپا جاتا تھا۔ کبھی ترکی فوج کے بارے مین ورغلانی کیجاتی تھی۔ کرنا کارہ بزدل دبے تو اعدہے مگر جنگ یونان نے ان ترا غلطون کو دریا جرت مین غرق کر دیا۔ ترکی بہادرون نے وہ بڑہ بڑہ کر ہاتھ مارے کہ دو چار ہی رگڑون مین پچھے یونان بوڑھی سیشی گگھارتے تھے جہین بول گئے۔ نیز اعلیحضرت خلداللہ ملکہ نے اپنی عقل خداداد کر وہ کرشمے دکھلائے جس سے تمام خرابیان سر پر پاؤن رکھکر رفو چکر ہو گئین۔ حساد کو زمین پر اصلاح اور ترقی صنعت و حرفت و قوت بحری و بری کی دیکھکر دنگ ہو گئے اور نہین یقین ہو گیا کہ اب جنے اسے چھیڑا تو یہ شیر ایسی خبر لیگا کہ سنبھلنا مشکل ہو جائیگا۔ یورپ والے اگر بدخواہ ہین تو ہوا کرین یہ تو اونکی طبیعت ثانی بن گئی ہے۔ مگر زیادہ تر افسوس ان عقرب طینتون پر ہوتا ہے جو باوجود مسلمان کہلانے کے ایذا کے درپے ہین۔ اور مار آستین بنکر ہمیشہ آپکو ڈسنے کی فکر مین ہین۔ ہم تو یہی کہینگے کہ جنھنے حضور خادم الحرمین الشریفین کی اطاعت سے انحراف کیا اور سرکش ہوئے انکے کوئی شقی نہین۔ شاید ان لوگون کے جسم مین یہان کے نیچری گرگون کی روح حلول کر گئی ہے جو اسلام کی ایذارسانی کے بھوکے ہو رہے ہین۔ ایسے ناعاقبت اندیشون سے جو علاوہ بربادی سلطنت کے داؤ پیچون سے واقف ہونے کے انتہا درجہ کے متقی ہون بغض رکھنا سراسر دیانت نہین تو اور کیا ہے مگر انکے شور بختان پر ہزار خدا اسند مقبلان زوال نعمت و جاہ کے مصداق بن نامہ اعمال سیاہ کرتے بیٹھے ہین اور آپکی ہر انجمن کا مدائی

اونکی چشم ناحق بین مین بُری معلوم ہوتی جسکے بعد ہیچا تکلیف پہنچانے مین سرگرم ہین۔ رو یا تاول بھی آپ پر حملہ کیا گیا۔ تیسری بار ینگ پارٹی عرف شیطان پارٹی نے جمعہ کے دن بعد از نماز بم کا گولہ اوڑا کر حضور کے دشمنون کو معرض ہلاکت مین ڈالنے کا سامان کیا تھا مگر حضور ظل اللہ کے کوئی آنچ نہین آئی۔ اعدا کے بھی حاسدون کا منہ سیاہ ہوا۔ اس گولہ کے باعث چند جان نثار سلطان وقت پر قربان ہو کر حورا بہشتی کی آغوش راحت مین پہنچے۔ حق تعالی رحم مین سوائے کا منداء خدا نخواستہ اگر یہ شیطان کے چیلے اپنی شرارت مین کامیاب ہو جاتے تو اسلامی دنیا کے لئے یہ واقعہ نمونہ محشر سے کم نہ ہوتا۔ مگر بمصداق دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است حضور ظل اللہ بال بال بچگئے۔ سچ ہے جسے خدا رکھے اسی کون چکھے۔ حساد لاکھ چاہین مگر جبتک بفضل خدا شامل حال ہے اعلیحضرت کا بال بھی ٹیڑھا نہین ہو سکتا۔ بمبئی مین اس واقعہ کی جب خبر پہنچی تو اہل اسلام نے بعد از نماز جمعہ بخلوص قلب شکریہ خالق اکبر ادا کیا اور حضور کی ترقی عمر کی دعا مانگی۔ امید ہے کہ دوسرے شہرون کے مسلمان بھائی بھی خدا کے اس بڑے احسان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرکے حضور کے ازدیاد جاہ و عمر و اقبال کی دعا کرینگے۔

داقف

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

بقلم

ترکی کا جان نثار

اومیبے

الٰہی سایۂ سلطانکو ہم لوگونپہ دائم رکھ

حضور پنچ - اجی حضور پنچ مبارکباد دیتا ہوں - اجی جناب آپ ایک اجنبی شخص نہ کبھی کی ملاقات نہ بات قاعدۂ اسلام اول آپ پر ضروری تھا اگر اہل اسلام میں سے ہیں اور اگر نہیں تو موافق رسم دنیاوی ابتحضور میں تسلیم وتکریم کے ہدیئے پیش کرتے - مجنون وار آتے ہی ڈھیلا سا مبارکباد دیا -

حضور پنچ مبارکباد - اجی صاحب آپ ہیں کون - اسم گرامی آپکا کیا ہے - قیام - وطن اصلی کہاں کس امر میں مبارکباد ہے - اسقدر آپ کیون دیوانے ہیں کس امر کی خوشی ہے - آپ زعفران کے کھیت میں یا کوئی نعمت عظمیٰ ہاتھ آئی ہے فرمائیے تو سہی - ہا ہا ہا حضور ذرا سنبھل بیٹھیے دیکھیے - شاید پھرکی ہوا چاہتا ہے - اور اگر ایسا ہو گیا تو غضب ہو - ہم بھی پائے ہوئین سوارون مین لیئے تصدق اور نثار ہونے والون مین شمار کیئے جائیں خیر آپ نہیں جانتے تو لیجیے - والسلام علیکم تو ان تہ دل سے مبارکباد - اجی صاحب - آپ پھر مبارکباد کہکر خاموش ہو رہے - ہے کیا - کیا کہون کہہ نہین سکتا مین خوشی کے مارے - حضور پنچ - غور سے ملاحظہ فرمائیے - مین نے جناب سے سنا کر خدا نخواستہ حضور پُر نور سرکار حضرت شہنشاہ سلطان عبدالحمید خان ثانی خلیفۃ المسلمین خادم حرمین الشریفین خلد اللہ ملکہ و عاطفتہ پر کسی ملعون لئیم نے بڑا دبی خائش بذریعہ گولہ کر کی مگر حضور پُرنور خلیفۃ المسلمین بال بال محفوظ رہے - اور خدا نے لا یزال نے ان ملعون بے دین کا منہ کالا کیا - اس مسرت بے انتہا کے سلسلہ مین دعا اور جان نثاری جسقدر ہم مسلمانون سے ہو سکے ایک ادنیٰ چیز ہے چنانچہ

اس موضع کے سب مسلمانون نے ملکر ۲۹ جمادی کو بعد فراغ نماز ظہر دعائین کین - خدا وند تعالیٰ اپنے بندگون - انبیاء اولیاؤن اور شہیدان کربلا کے طفیل سے سایۂ عاطفت خلیفۃ المسلمین کا ہمارے سرون پر تا ابد قائم رکھے آمین آمین آمین

حضور پنچ بس علیک سلیک - لیجیے رخصت -

راقم

حکیم جمیل الدین از مجرا شریف - آگرہ آباد

عجب وقت ہے اور عجب الجھن ہے
مسلمانان منڈی پہ ظلم و ستم ہے

کئی ہفتہ سے پنچ بہادر بمبئی مین ایک مضمون مسلمانان ریاست منڈی آتا ہے جسکے پڑھنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے - اور بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہین مگر اس وقت تک کوئی دادرسی ان مظلومان بے دیار کی ظہور مین نہین آئی - اور نہ کسی حاکم نے اسطرف توجہ فرمائی - لہٰذا امراء وغربا اسے مؤدبانہ عدالت بمبئی پنچ مین میری فریاد ہے کہ لے جاؤ اور ان طالب ہے دادا مسلمانان تحریک جو درحامیان دین اسلام عاشقان رسول انام ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو آنکھین کھولو ہوشیار ہو لئے غفلت بہت ہو چکی بہت نیند کے سونیوالو خدا اور رسول کے چاہنے والو آنکھین کھولو - ہوش سنبھالو - بہت کا وقت امداد کی ضرورت عبرت کی جا - غیرت کا مقام ہے کہ وہ دین اسلام جسکی نورانیت ہمایت سے ظلمتکدہ جہان پر نور ہوگیا - جسکی ہیبت جلالت سے شرک وہ کفر کا فور ہوگیا جسکے غلغلہ توحید سے زمین و آسمان گونجنے لگے - جسکی کرامت صداقت سے بت پرست نعرۂ اللّٰہ اکبر پکار اٹھے

افسوس صد ہزار افسوس کہ وہی اسلام آج ہمارے اعمال کی شامت اور غفلت سے اسکا جہاز بحر حیات مین ڈگمگا رہا ہے - اور بار بار مخالفت کی طمانچے کھا رہا ہے - یہ ہماری ہی غفلت کا باعث ہے ورنہ یہ مجال وقت اسلام کو کیون نصیب ہوتا یہی مگر حضور حالات ہیں واقعہ مظلومان ریاست منڈی کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ جس کو سنکر جگر شق اور دل دو نیم ہوتا ہے اور بے اختیار خلش غم سے دل ہوکر کلیجہ مین ناسور ہوتا ہے - واللہ کہ وہ مسلمان جنسے رونق اسلام تمام جہان مین مثل آفتاب ساعت بساعت ترقی پر تھی اور شرق سے تا غرب تمام عالم منور کر دیا تھا اظہر من الشمس ہے - وہی اسلام کے مفلوک الحال غریب بیچارے مسلمان منڈی مین کہ کس کس طرح پر ادنیٰ ظلم روا رکھا گیا اور روتا تو اسباب کا ہے کہ تعزیہ ۱۱ تاریخ کی شب مین دفن کیا گیا - اور ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو بعد ۲۰ یوم کے مسلمانان منڈی پر ایسی خوب کی مرمت ہوئی - مسلمانون کے گھرون کی تباہی اور بربادی ہوئی گو مسلمان وزیر ریاست نے فریادی ہوئے - لیکن نہ وزیر صاحب کیسے امدادی ہوتے - تعصب اور عداوت اسکو کہتے ہیں کہ بیکسی اور اسیری مین اثنا راہ مین سور کا گوشت ان لاچار و مجبور بیکسون کے منہ مین دیا گیا - گھر لوٹے گئے - سکھ پھونکے گئے - عورتون کو بے پردہ کیا - مگر کسی ایڈیٹر صاحب اور مسلمانان نے گورنمنٹ پنجاب کو اسطرف متوجہ کیا - ورنہ نہ معلوم اس وقت سے اس وقت تک کیا سے کیا ہو جاتا -

گورنمنٹ اس بیہنسانی کی واقعی سزا مقرر دیتی مگر گورنمنٹ کو کیا خبر تھا وقتیکہ گورنمنٹ پنجاب کو اپنی علالت نثار دم کہانی جانے حالی کا رپے

دگرزنٹ برطانیہ کو اسوقت تک اس معاملہ کی بخوبی خبر نہیں - ورنہ ایسے عادل و منصف گورنمنٹ کے دوران حکومت میں ایسے ظلم و ستم مسلمانان منڈی پر چلوں اور گورنمنٹ پنجاب اسطرف کچھ توجہ نکرے میں باور نہیں کرتا ایسے رحمدل سراپا جود و کرم شہنشاہ ملک معظم کے دوران حکومت میں کہ جنکے عدل و انصاف سے شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں کیسا عادل شہنشاہ کہ تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوتے ہی ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو امور مذہبی میں آزادی دے رکھی ہے - مگر جب گورنمنٹ کو ایسے امور سے آگاہی ہو تو اسمیں گورنمنٹ پنجاب کا کیا قصور - لازم ہے کہ مسلمانان پنجاب و ہندوستان ایڈیٹران اخبار گورنمنٹ پنجاب کو اسطرف متوجہ کر کے مسلمانوں کی حالت زار دکھلائیں تو ضرور گورنمنٹ اسطرف متوجہ ہو کر ہماری فریاد کو پہونچیگی - اب ہم دیکھتے ہیں کہ کون کون اور کہاں کہاں کے مسلمان کمر ہمت مضبوط باندھکر مسلمانوں کی امداد کے لیے تیار ہوتے ہیں اور بغرض امداد مظلوم مسلمانان منڈی جنکو نو دس روز سے آب و دانہ جیل میں از راہ ظلم قید رکھا - فریاد ہے - اہل ہنود کی بڑی بیجا دبے اعانت کی اشد ضرورت ہے کہ جو رقم قلیل و کثیر سے اسطرف متوجہ فرمائیں اور ایک دوسرے کو اپنے دلی جوش اور موثر کلمات سے ترغیب دلائیں تاکہ مسلمانان منڈی گورنمنٹ کی توجہ سے اپنی مراد کو پہنچکر گورنمنٹ کے دعاگو ہوں آج تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذر رہا ہے ایسا واقعہ سنا اور نہ دیکھا گیا - غربت سے واقعات اگرچہ دل سے اور اہل ہنود سے ہوئے مگر کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا - اب دیکھتے ہیں کہ کون کون مسلمان امداد مسلمانان کے واسطے کمر ہمت کو چست باندھتے ہیں اور اس کار خیر میں مردمیدان ہو کر حصہ لیتے ہیں - ہاں اے اسلام کے جوانمردو - اے قوم کے ہمدردو - اے عالی ہمت دیندارو - اے غرباء کے غمگسارو - اے محرم کے عزاداراو - اے رؤسا و امرائے عالی تبار - آپکی مبارک امداد اور فیض رسانی کا یہی موقع ہے کہ اس معاملہ میں تائید اسلام و رفاہ قوم میں پوری پوری فیاضی دکھائیے اور اپنا کمال اور جوہر سخاوت ظاہر فرمائیے - اس امر فلاح دین و دنیا میں دل کھولکر مدد کیجیے اور خداوند ہر دو جہان سے دونوں ہاتھوں دو ہرا ثواب لیجیے کہ آپکے جود و سخا کا ہر ایک صفحہ تاریخ پر یادگار رہیگا اور اس فیض و عطا کا ڈنکا ہمیشہ دنیا میں بجتا رہیگا -

راقم ——

محمد عبد العلی از سلون

میرزا حیرت کی منگرہٹ

لکھا ہو سنی و شیعان حضرت گزر | اڑ دینہ مفت لیں ایسے حیدر آج جنکا
تمہارے دین کی کتابیں سبھی ہونگی | مانو باتیں جو تمہیں بتا ہری تمہارا

سنو وہ بلکہ جو کہتے ہیں میرزا حیرت

بات سن تم سے کچھ جو بری ابتک | تم سارے ہو احمق فنا دانی جاہل ہو بیک
سب ہی تم کو بڑا از جہالت بھی ہیک | سنو نہ اچھی وہ تو ہو سارے سفلہ و مردک

تم سنو یہ کہتے ہیں سے میرزا حیرت

ہے کیا ضرور کہ اہل قول کو از | شعور رکھو ہر خود امر حق کو پہچانو
برا نہ سمجھ کر ہدایت جانچو اور جانچو | تو سب اپنے مقابل میں یا ہیں ٹالو

یہی سبق ہمیں دیتے ہیں میرزا حیرت

ابکے بعد پیسلیں محب آل رسول | حسین شہر کے ہاتھوں نہیں ہے مقتول
وہ بدخو ہو جب تے نال معقول | تو جان جائے فقرہ برا تو ہے قبول

سنو یہ کہتے ہیں دیتے میرزا حیرت

نہیں حسین کے ہو وقف کرے لاشہ | نہ شرنگ اے محرم کا ہوا تعزیہ
نہ کہی باتیں ہیں بیرنی قابل تائید | جیلا و انکر کر و پاک ایک بو قول جید

یہ کرتے تمکو نصیحت ہیں میرزا حیرت

قرآن میں نہ کر کبھی اسو خدا نے کہا | نہ ہو حدیث میں اس مرکا بیان آیا
جو اہل بدعتی کہیں انکا اعتبار ہو گیا | ہوں چاہیے اہل سیر بیاں ہو سکیں تو کیا

لہذا مانو جو کہتے ہیں میرزا حیرت

پڑھیں ہیں اہل تشیع اب ہے بیجا غم میں | منائیں کیوں نہ ہیں عید یہ محرم میں
ہیں سنیت جا کر کیوں شور و ماتم میں | لگائیں اشک کی جا عطر چشم پرنم میں

ہو دیتے اونکو اجازت ہیں میرزا حیرت

کبھی ایسی نہ ہوگی ہوئی ترقی تھی | کہ جھوٹ سچ میں نہیں فرق تھا یہ مطلق
بنی اسلام کی رو ایسے دینکو رونق | کہ جسمیں ہو وہ منظوم کہ جس کو ناحق

اسکو ٹھیک سب اب تم ہی میرزا حیرت

جواب نظم نودار و افغانی مطبوعہ پیسہ اخبار ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء

ایکہ با جنگ و جدل زود بنیاد آمدہ
سنگ صفت ہر گز نہ زیبے کاٹ آمدہ
کفش در پا دکر سست رخش آراستہ
چشم بد دور چہ خوش پوستے آٹ آمدہ
رعد با تو خوشی ہر دو بغل بایہ زدہ
چو بخو دانی کہ تو خود زادہ لاٹ آمدہ
طبلہ سارنگ بہر دست بیا لودہ حنا
طبع تہذیب ہمین بس کہ بہ ٹھاٹ آمدہ
خوش لباسیکہ زوالہ بہ وراثت داری
کلہ پتلون و جیب کوٹ ز کلاٹ آمدہ
زسید از وضع تو طبل بہ لیسہ آوازہ
چرا گفت تہیدست بہ لیشہ آمدہ
مائیہ علم و ہنر لقد ہمہ معدوم شدہ
چونکہ از رشک و حسد کو ... تو بجا لٹ آمدہ
دیدہ دانستہ چنداحتی خود را بہ بلا
تو نہ دانی کہ کس کو ... بہ ٹاٹ آمدہ
بشعر گوئی چہ زسید و ہمن و ریدہ تو
بیا دوہ گوئی عبث خود بہ خراٹ آمدہ
بشاہت بہ لقب شدہ افغانی
بہ تیغ خامہ عدو را چیرو جیاٹ آمدہ

بقلم امیر محمد خان سوداگر افغان از ...

زینت شباب

خضاب والوں کی من ترانیوں اور شائقین خضاب کی شکایتوں سے ما بدولت کا ناک میں دم آگیا تھا۔ کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا پڑجاتا ہے اور کسی کی یہ شکایت کہ اگر ایک ہفتہ لگا ہو تو داڑھی شریف پر ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے جیسے کہ چہرہ پر دقیانوسی پھٹکار برس گئی ہو۔ یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو بہی نمبر اول کی ہے۔ بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل بہی بلکے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے ما بدولت کے دماغ کو ہلا دیا تھا۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جویندہ یابندہ۔ خدا کے فضل سے ہمکو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی۔ ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی بچپن اور لغو حرامیوں کا کام ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ کبھی بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کے اطمینان کے لیے اتنا لکھدینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہوگئی ہے۔ اور یہ خوبی یہ کہ تمام خضابوں کیسے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی۔ اور قیمت عہ محصول ڈاک ۔۔ ناپسند ہو تو واپس کردو۔

خضاب کا جواب

یعنی نورشاہ کا خضاب اسکی افضل کے ہم دوسرا نہیں۔ قیمت تین کبھی نگی — المشتہر پنچ

سینٹ پیٹرزبرگ کے مزدوروں میں سخت انتشار اور سراسیمگی پھیل رہی ہے کیونکہ عام ہڑتال جاری ہے۔ بیکاری کے باعث بہت سے لوگ آپنے اپنے مکانوں سے نکل گئے ہیں۔

ایک زبردست جاپانی بیڑہ ولاڈی وسٹک کا محاصرہ کر رہا ہے۔

نیو آرلیان میں زرد بخار کی اکثر وارداتیں ہوتی ہیں اور وہاں سے دوسرے مقامات میں بھی اسکی اشاعت ہو رہی ہے۔

جاپانی مستقل طور پر سخالین کو تاخت و تاراج کر رہے ہیں اور روسیوں کو مسلسل مقامات سے ہٹا رہے ہیں۔ گذشتہ ۲۰ تاریخ کو جاپانیوں نے روسیوں کو مقام رائکاف سے ہٹا دیا۔ اسوقت روسیوں کا بہت بڑا نقصان ہوا۔ ۲۰۰۰ روسی مقابلہ پر اوتر آئے تھے۔ ان میں سے ۲۰۰ مارے گئے۔ اور ۵۰۰ گرفتار کر لیے گئے۔

زار روس کے نام ایک عرضداشت اس مضمون کی موصول ہوئی ہے کہ شرمناک اور ندامت آلود صلح نہ کی جائے۔ زار روس نے جواب دیا ہے کہ روسی رعایا مجھپر کامل بھروسہ رکھے کہ میں بیعزتی اور بدنامی کی صلح نہ کرونگا۔

وارسا میں بدعملی اور کشت و خون کا بازار گرم ہے پولیس کی حالت سخت ابتر ہوگئی۔

آجکل روس کے اخبارات سخت سخت مضامین لکھ رہے ہیں۔ اکثر اخبارات سخت زبانی کی پاداش میں موقوف کر دئے گئے۔

امریکہ کے اخبارات میں جاپانی شرائط صلح کے متعلق چند باتیں شائع ہوئی ہیں جنکے باعث سخت تہلکہ برپا ہوگیا۔ ایم ساتو نے ظاہر کیا ہے کہ جو باتیں شائع کیگئی ہیں وہ بناوٹی اور گھڑی ہوئی ہیں در اصل جاپانی شرائط صلح سے میں خود نابلد ہوں۔

کریٹ کے باغیوں نے دول یورپ کے سفیروں کی اس درخواست کو جس میں انہیں گذشتہ ۱۴ تاریخ کو آلات حرب رکھدینے کے متعلق کی گئی تھی۔ انکار کردیا۔ لہذا مارشل لا جاری ہوگیا ہے۔

مقام اوسٹوڈن میں ہڑتال برپا ہوئی ہے۔ جہاں تجارت کی سرد بازاری ہوگئی ہے۔ پولیس کے ہمراہ جنگ ہوئی۔ دو آدمی مارے گئے۔

دو ہزار دانتی بھو کی سپاہ نے مقام گورا کالپور جا واقع وارسا کے ہتھیاروں اور بقالوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔

ایم ڈو بوریٹ نیویارک میں وارد ہوا ہے نیویارک ہیرلڈ کے ایک وکیل سے اثناء گفتگو میں بیان کیا کہ صلح کے متعلق سلسلہ خط و کتابت مشکل سے ایک ہفتہ تک چلیگا۔ کیونکہ جاپانی شرائط صلح کڑی اور غیر مستحمل ہیں۔ وہ ایسی سخت ہیں کہ انہیں کسی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔

ایک تازہ خبر میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ روسیوں کے ہاتھ سے سخالین ہمیشہ کے لئے کہو گیا ہے۔ اور جاپانیوں نے کل انتظامی امور پر قبضہ جما لیا ہے۔ لیکن موجودہ روسی حکومت اس منطق کو کسی پہلو سے قبول نہیں کرتی۔ حالانکہ متواتر شکستوں پر شکست کہاتا چلا جا رہا ہے۔

لڑکانہ مین آریہ سماجون نے دو شیخ خاندانون کو ہندو بنالیا۔ وہ کل ۵۲ مرد و زن ہین۔

شہر کلکتہ کی توسیع و ترقی پر ۱۵ کروڑ خرچ کرین گے۔ ۲۰ سال مین یہ کام پورا کیا جائیگا۔ ۵ کروڑ سے نئی سڑکین نکالین گے ۱۵ میل لمبی ۶۰ فٹ چوڑی۔ سرکاری ٹرسٹی مقرر ہونگے۔ ۵۰ لاکھ سرکار دیگی۔ کچھ کمیٹی دیگی۔ کچھ ٹیکسون سے اور باقی قرضہ سے وصول کرین گے۔

مدراس مین بیشمار قحط زدہ دیہاتی وارد ہین ان مین شدید وبائے ہیضہ پھوٹ پڑی ہے۔

مشہور ہے کہ آیندہ اجلاس کانگریس بنارس مین سر گنو داس بنرجی پریسیڈنٹ مقرر ہونگے۔

صوبجات گجرات کاٹھیاواڑ مین عظیم تباہی ہوئی۔ دس ہزار اشخاص سے زیادہ بالکل بے خانمان ہوگئے۔

چھاؤنی ولسہ کثرت بارش سے بیٹھ گئی۔ دیسی فوجکی بارکین مسمار ہوگئین بہت سا سامان گولہ بارود بہ گیا۔

ضلع بنگلور مین ایک اور قیمتی کان سونے کی دستیاب ہوئی۔

مدراس کے مقام کونور مین بھی کسولی کی طرح پیسٹر انسٹی ٹیوٹ قائم کرینگے

آلہ آباد سے خبر آئی ہے کہ مسٹر مرشد کیپر مالک و ایڈیٹر سیلون ٹائمز اس جہان کو خیرباد کہ گئے۔

میڈیکل سکول لاہور مین ڈگری کی طلبا کیلئے کورس بجائے تین کے چار سالہ مقرر کیا گیا۔

کانکا مین اہل اسلام چندہ سے مسجد بنانا چاہتے ہین میونسپلٹی روکتی ہے۔

پشاور کے موضع خونہ تحصیل ٹوپی مین ہندؤنکو دھرم سالہ نہین بنانے دیتے۔

معاہدہ تبت کی شرائط کی ۳۰ سالہ میعاد برٹش گورنمنٹ نے نامنظور کی۔

ہائی کورٹ کلکتہ مین پورنیہ کے جج مسٹر لی پرس ل نے ہتک عزت کا دعوے کرکے ۲۵ ہزار کا ہرجانہ چاہا تھا۔ جج صاحب نے مس ل کو کسی مہاراجہ سے ناجائز تعلق کا مرتکب گردانا تھا۔ لیکن عدالت ثبوت پیش نہ کرسکے۔ اور عدالت نے ۱۲ ہزار پانسو کا جرمانہ کرکے مس ل کو دلائے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

کراچی کی سٹی پولیس نے جنازہ کے بھیس مین چھاپہ مارکر ایک قمار خانہ سے ۱۰ جواری گرفتار کیے۔

روس کے اکثر صوبجات مین قحط نمودار ہے۔ زمیندار بھوکے مر رہے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز کے ہندوستان تشریف لانے پر لکھنؤ مین ایک میڈیکل کالج تعمیر کرین گے۔ جو حضور ممدوح کی تشریف آوری کو یاد دلاتا رہیگا۔

حضور پرنس آف ویلز بنارس مین قیام فرمائینگے۔ دعوت قبول فرمالی۔

ہندو رعایا کی سوشیل کیفیت معلوم کرنے کو گیکواڑ بڑودہ نے ایک چیدہ کمیشن مقرر کیا ہے۔

برما مین منڈی کی اور نہر نکالینگے۔ ۴۲½ لاکھ منظور کیا۔ ۱۸ ہزار مربع میل زمین کو سیراب کریگی۔

بنارس مین ایک نارمل سکول کھولین گے۔

لاہور مین حضور ولیعہد شاہزادہ ویلز کی رونق افروزی پر افواج امپیریل سروس کا اجتماع کرین گے۔

حجاز ریلوے کا کام ۴۳۳ کیلومیٹر تک مکمل ہوچکا ہے اور باقی لائن پر کام پوری سعی و جانفشانی سے جاری ہے۔ تمام بلاد اسلامیہ سے اس مقدس کام کے لئے لگاتار چندہ آرہا ہے۔ چنانچہ اسوقت (۸۳۰۲۲۴۶۵) قرش یعنی ایک کروڑ ۱۸ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا ہے۔ سب سے زیادہ عالی ہمتی اس معاملہ مین اہالی بخارا نے دکھائی ہے۔ وہ ایک ۶۲ ہزار ترکی پونڈ یعنی ۹ لاکھ روپیہ بھیج چکے ہین جنمین ۲۲ ہزار پونڈ یعنی ۳ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ امیر بخارا اور اونکے خاندان کا چندہ ہے۔ مصر کی اسوقت تک کل ۱۱ ہزار پونڈ یعنی ۱½ لاکھ ہم روپیہ آیا ہے۔ اس خبر کو لکھکر مصر اللواء لکھتا ہے کہ اب سیاہی خشک ہوگئی۔ اور قلمین ہاتھ سے چھوٹ گئین۔ یعنی مصر والونکو جو کچھ کرنا تھا وہ کرچکے۔ اب اس چندہ کا جوش اونکی رگون مین بالکل سرد پڑگیا۔ مگر ہم کہتے ہین کہ مصر کے ایک کروڑ مسلمانون نے خیر ڈیڑھ لاکھ روپیہ تو بھیجا۔ ہندوستان کے ۶ کروڑ مسلمانون نے تو اتنا بھی نہ کیا۔ اب انکی بھی سیاہی خشک ہوگئی۔ اور قلمین گر گئین۔ اور جوش بالکل ٹھنڈا پڑگیا۔ اور شمالی افریقہ کے باقی اسلامی ممالک کے ۷ کروڑ مسلمان تو انڈیا کے بھی مسلمانون سے گئے گذرے ہین انہون نے ابتک اس مبارک کام مین ایک حبہ بھی نہین بھیجا۔ نیز لاسہ ملک تبت سے بھی ایک معقول رقم وہان کے اہل اسلام نے چندہ کرکے بذریعہ برٹش کی مدد کی ہے۔

اطلاع ضروری

جو خریدار اپنا پتہ بدلوائیں وہ چٹ نمبر اور سابق پتہ ضرور لکھیں۔ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے ورنہ جواب نہ ہوگا۔ نمونہ پرچہ کیلئے ٹکٹ بھیجیں ورنہ درخواست داخل دفتر ہوگی۔

جناب م ۔ ۔ ۔ [illegible]

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔